رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

جلد ۲۵ ۔ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۔ یوم شنبہ ۔ مطابق ۲۶ جون ۱۹۳۷ء ۔ نمبر ۱۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو گلے کی تکلیف کی وجہ سے آواز میں بھاری پن کی شکایت ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو انگزیما کی وجہ سے سخت تکلیف ہے ۔ دعائے صحت کی جائے :۔

نظارت بیت المال کی طرف سے چوہدری بدرالدین صاحب ضلع فیروز پور اور قریشی امیر احمد صاحب ضلع منٹگمری کی جماعتوں میں دورہ کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں :۔

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی تین نہایت گندی چٹھیوں کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے جواب

اور

شیخ صاحب کا جماعت سے اخراج

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حسب ذیل اعلان جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

مکرم شیخ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے تین خطوں سے پہلے خط کا مضمون اس قدر گندا ۔ اور گالیوں سے پُر تھا ۔ کہ اس کے بعد آپ کی نسبت یہ خیال کرنا ۔ کہ آپ بیعت میں شامل ہیں ۔ اور جماعت احمدیہ میں داخل ہیں ۔ بالکل خلاف عقل تھا پس میں اس فکر میں تھا ۔ کہ آپ کو توجہ دلاؤں ۔ کہ آپ خدا تعالیٰ سے استخارہ کریں ۔ کہ اس عرصہ میں آپ کا دوسرا خط ملا ۔ جس میں فخر الدین ملتانی صاحب کی طرف سے معافی نامہ بھجوانے کا ذکر تھا ۔ میں اس معافی نامہ کی انتظار میں رہا ۔ مگر وہ ایک غلطی کی وجہ سے میری نظر سے نہیں گزرا ۔ اور کل دس گیارہ بجے اس کا علم ہوا ۔ اور اسی وقت ان کو اس کی اطلاع کر دی گئی ۔ اس کے چند گھنٹے بعد آپ کا تیسرا خط ملا ۔ کہ اگر چوبیس گھنٹہ تک آپ کی تسلی نہ کی گئی ۔ تو آپ جماعت سے علیحدہ ہو جائیں گے ۔ سو میں اس کا جواب بعد استخارہ لکھ رہا ہوں ۔ کہ آپ کا جماعت سے علیحدہ ہونا ہی صحیح ہے ۔ جب آپ کے دل میں وہ گند بھرا ہوا ہے ۔ جو آپ نے اپنے خطوں میں لکھا ہے ۔ آپ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں جماعت سے خارج ہیں ۔ خدا تعالیٰ اب بھی آپ کو توبہ کی توفیق دے ۔ پھر جب آپ نے میرے خط میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ اسی وقت سے آپ جماعت سے میری نگاہ میں بھی الگ ہیں ۔ لیکن اگر آپ کو میری تحریر کی ہی ضرورت ہے ۔ تو میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں ۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں فخر الدین ملتانی کے اخراج از جماعت کے متعلق بعض قابلِ ذکر امور

مفروضہ مظالم کی بے بنیاد داستان اور "معافی نامہ" کی حقیقت

ایک واضح رویا کے باوجود میاں فخر الدین کی فتنہ انگیزی

احباب کو معلوم ہے کہ میاں فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان کو بعض ایسی شکایات موصول ہونے پر جن سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ ان کا تعلق سلسلہ احمدیہ سے مخلصانہ نہیں۔ اور بعض ایسے امور کی بنا پر جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی ذات والاصفات اور دوسرے کارکنوں پر ناواجب اتہامات لگاتے ہیں بعد تحقیق ۷ رجون کو نظارت امور عامہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی منظوری سے جماعت احمدیہ سے خارج کیا تھا۔ اور اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اس بارہ میں تفصیلی بیان عنقریب شائع کیا جائے گا۔ یہ تفصیلی بیان تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بہت جلد پیش فرمائیں گے۔ لیکن چونکہ فخر الدین صاحب نے آج ایک اشتہار "میرے پُراسرار اخراج کے اعلان کی حقیقت اور مکروہ پروپیگنڈا" کے زیر عنوان شائع کر کے اپنی مفروضہ مظلومیت کی داستان گھڑی ہے۔ اور اس میں دیانت و امانت کا خون کرتے ہوئے کئی خلاف واقعہ امور بیان کئے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ناظرین کی آگاہی کے لئے بعض امور بیان کر دئیے جائیں:۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات جس کا ذکر کرنا ضروری ہے یہ ہے کہ جناب ڈاکٹر میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل ملتان اور جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب فارسٹ آفیسر حال ہی میں جبکہ قادیان آئے۔ اور انہیں فخر الدین صاحب کے حالات کا علم ہوا۔ تو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی۔ کہ ہمیں ان سے ملنے کی اجازت دی جائے۔ تا ہم انہیں سمجھائیں۔ ممکن ہے دیرینہ تعلقات کی وجہ سے وہ اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر سچی توبہ کر لیں۔ اور روحانی لحاظ سے احمدیت سے کٹ نہ جائیں۔ یہ واقعہ ۲۲ رجون کا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے انہیں از راہ نوازش ملاقات کی اجازت دے دی۔ اس ملاقات کے بعد جو حالات انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی خدمت میں تحریر فرمائے۔ اور جن سے میاں فخر الدین صاحب کے کئی خیالات کا علم ہوتا ہے وہ بجنسہٖ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

فخر الدین صاحب سے ایک ملاقات کے متعلق حلفیہ بیان

ہم دونوں بھائیوں (یعنے ڈاکٹر میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل ملتان و سید عزیز اللہ شاہ صاحب فارسٹ آفیسر) نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے سے اپنی خواہش اور مرضی سے فخر الدین ملتانی سے ملاقات کرنے کی اجازت حاصل کی۔ اور مورخہ ۲۲ جون کو اس سے ملاقات کی صرف اس نیت سے کہ شائد وُہ پرانے تعلقات کی وجہ سے اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر حقیقی توبہ کی طرف مائل ہو۔ اور ملتے ہی اس پر ہم نے یہ واضح کر دیا تھا کہ ہم کسی قسم کے دلائل دینے یا بحث کرنے کے لئے نہیں آئے۔ بلکہ صرف دیرینہ تعلقات کی وجہ سے مخلصانہ اور پر زور مشورہ دینے کے لئے آئے ہیں۔ تاکہ تم ہمیشہ کے لئے ہم سے روحانی و جسمانی لحاظ سے نہ کٹ جاؤ۔ چنانچہ جو کچھ بھی اس کے اور ہمارے درمیان گفتگو ہوئی۔ وہ ہم حلفیہ طور پر بیان کر دیتے ہیں۔

(۱) اس کو ملتے ہی دیرینہ تعلقات کی وجہ سے اس کی موجودہ حالت دیکھ کر رقت طاری ہوئی۔ اور ہماری آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ اور اس کے بھی آنسو نکل آئے:۔

(۲) اس کے بعد سلسلہ گفتگو شروع کرتے ہوئے ہم نے یہ واضح کر دیا۔ کہ وُہ ہماری اس ملاقات سے ہرگز ہرگز یہ نتیجہ نہ نکالے۔ کہ ہم کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے اس کی طرف بھیجا ہے۔ چنانچہ اس نے بھی حلفیہ اس بات پر یقین کرتے ہوئے کہا کہ اس کو ہماری بات پر پورا یقین ہے۔ کہ ہم اپنے ہی ارادہ سے اور خلوص قلب سے اس کے پاس آئے ہیں۔ ہم نے یہ اس لئے کہا کہ وُہ ہمارے اس آنے کو کسی خاص و عام سکیم کا پارٹ بدظنی کرتے ہوئے نہ سمجھے:۔

(۳) ہمارے ہر چند منع کرنے کے باوجود اس نے اپنے دل کے خیالات کا جہاں تک اس سے ہو سکا۔ اظہار کیا۔ اور قریباً تمام کی تمام وُہ باتیں جو اس نے اپنے اشتہار "میرے پُراسرار اخراج کے اعلان کی حقیقت" میں درج کی ہیں کہہ سنائیں۔

(۴) ہم نے اس کو کہا کہ تمہارے اخراج سے ہم کو سخت صدمہ ہے۔ اور دل نہیں چاہتا۔ کہ تم جماعت احمدیہ سے خارج ہو۔ تم تمام باتوں کو بالائے طاق رکھ کر (یعنے شکایات یا شکوک کو) اور دل کو بالکل پاک و صاف کر کے اتم اور اکمل طور پر توبہ کرو۔ اس بات پر اس نے کہا کہ دل پر کیسا بھی جبر کرنا پڑے۔ میں تیار ہوں۔ میں نے اس سے قبل بھی معافی نامہ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا ہوا ہے۔ اس پر فی الحال کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ حضرت صاحب کو میرے برخلاف اس قدر مسموم کیا گیا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ میری چیخ و پکار کی شنوائی ہونی مشکل ہے۔

(۵) اس سوال پر کہ ہم نے سنا ہے تم نے کوئی اشتہار بھی نکالا ہے اس نے کہا۔ استغفر اللہ نعوذ باللہ من ذالک جو بھی ایسی ایسی حرکات ظہور میں آئیں وہ ضروری نہیں ہے کہ میری طرف سے ہوں مجھ کو بدنام کرنے کے لئے میرے دشمن ایسی ایسی باتیں میری طرف منسوب کرتے ہیں جب بھی ایسی حرکات ظہور میں آئیں تو کیا ان الزامات کے صحیح ہونے کا میں ہی ذمہ دار ہوں اور میری طرف سے لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے

435

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶ - اس سوال پر کہ ہم نے سنا ہے کہ تمہاری پارٹی کے بعض ممبران نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو نوٹس دیا ہے - کہ وُہ ان کو خلافت سے معزول کرا دیں گے - کہا - استغفر اللہ میں خلافت پر ایمان رکھنے والا - اور حضرت صاحب کو ہی خلیفہ ماننے والا ہوں - میں دوسروں کے اعتقادوں کا ذمہ وار نہیں ہوں میں آپ کو یہ کہتا ہوں - کہ میری پارٹی کوئی نہیں ہے - میں اکیلا ہوں وحدہٗ لاشریک (یہ صرف جناب سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے روبرو کہا - جبکہ وُہ اسی دن اس کو پہلی دفعہ یہ اطلاع دینے کے لئے گئے - کہ ہم تم کو شام کو ملیں گے)

۷ - ہمارے یہ کہنے پر کہ تم ہمارے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو یا براہ راست ان کو اپنا خلوصِ دل سے توبہ نامہ لکھ کر دے دو - تاکہ اس کی معافی کا سوال جلد حل ہو جائے - وُہ چنداں اس بات پر تیار معلوم نہ ہوتا تھا - اور اصرار کرتا تھا - کہ میں نے پہلے جو معافی نامہ لکھکر بھیج دیا ہے - وُہی کافی ہونا چاہیئے پھر مزید اصرار پر کہنے لگا - کہ مجھے براہِ راست حضرت کے حضورؐ لے چلیں - (یہ بات صرف جناب سید حبیب اللہ شاہ صاحب سے کہی) جس کا میں نے (یعنی سید حبیب اللہ شاہ صاحب نے) یہ جواب دیا - کہ یہ مناسب نہیں - تم تحریر ہی لکھ کر دو - اس بات پر وُہ آخر میں راضی ہو گیا ؎

۸ - اس سوال پر کہ ہم نے سُنا ہے کہ تمہاری پارٹی کے بعض ممبروں نے یہ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو نوٹس دیا ہے - کہ مباہلہ والوں کو تو اپنی پوزیشن وغیرہ کے رعب سے دبا لیا تھا - مگر جب ہم سے معاملہ پڑے گا تو معلوم ہو جائے گا - کہ یہ پارٹی بہت زبردست ہے - کہنے لگا - استغفر اللہ استغفر اللہ - میرا ایسا کسی پارٹی سے تعلق نہیں - دوسروں کے نوٹسوں اور تحریروں کا میں کیسے ذمہ وار ہو سکتا ہوں میرا تعلق کسی کے ساتھ نہیں - جب سے میرا اخراج ہُوا ہے - نہ میں مصری صاحب سے ملا ہوں - نہ مصباح الدین سے ملا ہوں صرف مجبوراً شاہ عالم سے گفتگو رہتی ہے -

۹ (جناب سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے اس سوال کے جواب میں کہ ہم نے سُنا ہے - تم ایک رسالہ المنافق (بیان المنافق) شائع کرنے والے ہو) کہنے لگا - استغفر اللہ - استغفر اللہ - لعنۃ اللہ علے الکاذبین - شاہ صاحب میرے پر یہ سب لوگ ظلم کر رہے ہیں جھوٹی تہمتیں باندھ کر مجھے بدنام کرنا چاہتے ہیں ؎

صریح جھُوٹ اور دھوکہ

یہ وُہ باتیں ہیں - جو ڈاکٹر میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب - اور سید عزیز اللہ شاہ صاحب سے میاں فخر الدین صاحب نے کیں - اس گفتگو میں جو ۲۲ - جون بروز منگل ہُوئی - میاں فخر الدین نے کہا - کہ میں نے کوئی اشتہار نہیں لکھا - اور اس پر زور دینے کے لئے لعنۃ اللہ علے الکاذبین کا وعید بھی سُنایا - یعنی کہا - کہ اگر میں نے کوئی ایسا اشتہار لکھا ہو - تو مجھ پر خدا کی لعنت - لیکن جیسا کہ واقعات نے ثابت کر دیا - وُہ اس گفتگو سے ایک روز پیشتر لاہور گئے - اور وہاں سے اشتہار لکھوایا - جو آج ۲۴ - جون کی صبح کو انہوں نے قادیان میں شائع کیا - احباب اسی سے اندازہ لگا سکتے ہیں - کہ فخر الدین نے کتنا بڑا جھوٹ بولا - اور کس بے باکی سے خدا تعالےٰ کی لعنت کو اپنے اُوپر لیا ؎

ممکن ہے - کہا جائے - کہ اب جو اشتہار "پُر اسرار اخراج کے اعلان کی حقیقت" کے زیرِ عنوان شائع ہُوا ہے - اس کے متعلق یہ کیسے ثابت ہے - کہ یہ میاں فخر الدین صاحب ملتانی کا ہی شائع کردہ ہے - ممکن ہے کسی اور نے شائع کر کے اس کی طرف منسوب کر دیا ہو - اس کے متعلق ہم میاں فخر الدین صاحب کا اپنا اقرار پیش کرتے ہیں ؎

اشتہار کے متعلق فخر الدین کا اقرار

جناب سید حبیب اللہ شاہ صاحب نے فخر الدین سے مذکورہ بالا گفتگو کرنے کے بعد جب یہ اشتہار دیکھا - تو انہیں یقین نہ آیا - کہ فخر الدین نے اس قدر جھُوٹ اور فریب سے کام لیا ہے - اس لئے انہوں نے اس سے اس اشتہار کی اشاعت کے متعلق پوچھا - جس کا تحریری جواب فخر الدین نے حسب ذیل دیا -

مجبی اخویم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ جواباً التماس ہے - کہ یہ اشتہار میں نے بغیر کسی کے مشورہ کے اور امداد کے اپنے روزمرہ کے دکھوں سے تنگ آکر خود شائع کیا ہے - اور اس کے لئے ہی میں لاہور گیا تھا - اس اشتہار پر سب خرچ میرا ہُوا ہے - میری دشمن پارٹی بھلا ایسا اشتہار چھپوا سکتی ہے کیونکہ انہی کی تو یہ شکایات ہیں -

خاکسار فخر الدین - ملتانی

اب غور فرمایئے - جو شخص اتنی بے باکی سے جھُوٹ بولتا ہُوا ذرہ بھی خوفِ خدا سے کام نہ لیتا ہو - اس کے دل میں کس حد تک نورِ ایمان ہو سکتا ہے ؎

فخر الدین کا معافی نامہ

اس گفتگو میں جس معافی نامہ کا ذکر ہے - وُہ حسب ذیل ہے :-

حضرت سیدی دآقائی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

استغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ و اتوب الیہ -

کل ایک عریضہ بذریعہ ڈاک حضوُر کی خدمت میں ارسال کر چکا ہُوں - وُہ ایک غیر حالت میں لکھا گیا - اس لئے حضور اس کو بھی کالعدم متصور فرما کر عریضہ ھذا کے مطابق بغیر میرے کسی قسم کے ڈیفنس بیان کے اپنے اس دیرینہ غلام کی ان تمام سرکشانہ لغزشوں اور اتہاموں پر چشم پوشی فرما کر درگزر فرمائیں جو مجھ سے پچھلے دنوں میں بذریعہ تحریر یا تقریر صادر ہوئی ہیں -

یہ درخواست رسمی یا کسی کے کہنے کہانے یا کسی خوف - یا طمع یا خوشامد کی بنا پر ہرگز ہرگز نہیں لکھ رہا - بلکہ یہ تمام داروگیر کا سلسلہ - اور پہرے - اور نقصانات وغیرہ اپنی ان سرکشانہ حرکات کے نتیجہ میں متوقع تھے - اور ان سب کو برداشت کرنے کے لئے میں نے اپنے دل کو طیار کر رکھا تھا - اور بغیر تسلی وتشفی پانے کے میرا سرکش دل معافی مانگنے کے لئے ہرگز طیّار نہ تھا - بلکہ نفسانی جوش میں اندھا ہو کر مقابلہ کے لئے ہر قسم کی شائستہ وناشائستہ حرکات - اور ارتکاب کرنے کے لئے آمادہ تھا - اور اس ارادہ میں میرا اور کوئی بھی شریک کار نہ تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے حد محبت روک بن رہی تھی - مگر کل شام کے کڑے پہروں کے نظارہ نے میرے دل پر ایک خاص اثر کیا - اور میں نے اپنے گھر کے سامنے رات کے بارہ بجے تک پہرہ دیکھ کر اپنی اہلیہ کو کہا - کہ اب میں گویا پیغامی اور احراریوں سے بھی بدترین دُشمنِ سلسلہ سمجھا گیا ہوں - کبھی وُہ وقت تھا - کہ مخالفین کی سرکوبی کے لئے میں سب خدمت گاروں کے پیش پیش تھا - اور آج یہ دردناک نظارہ ہے کہ میں ہی بے ایمان اور دُشمنِ سلسلہ ٹھہرایا گیا ہوں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرضیکہ ان کیفیات کے مختلف اثرات دل میں پیدا ہو کر میرے اندر عجیب طرح کی کشمکش پیدا کر رہے تھے۔ کبھی تو یہ جی چاہتا ہے کہ حب مسیح موعود کی خاطر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر زاویہ گمنامی میں بقیہ ایام زندگی بسر کروں۔ اور کبھی شیطانی خیالات کا غلبہ انتقامی پروگرام پر مائل کر دے۔ چنانچہ کل شام ہی میں نے بڑھتے ہوئے خطرات اور نقصانات کو دیکھ کر یہ مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ آج صبح میں یہاں سے روانہ ہو کر اپنا مقابلہ والا پروگرام شروع کر کے اپنی جان و مال کا تحفظ کر لوں۔ مگر رات دس گیارہ بجے میرے دل پر حب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام غالب آئی۔ اور میرے دل نے سخت شرمندگی اور ذلت و خواری محسوس کی۔ کہ یہی فخر الدین جو کل تک حضرت اقدس کی پیاری اولاد کی محبت و خدمت کا دم بھرتا تھا۔ آج اس کے مقابل محاذ قائم کر کے مدمخالف بن کھڑا ہوگا۔ لعنت ہے ایسے ایمان اور دین پر۔ کہ اس پاک سلسلہ کے علمبردار کے مقابلہ میں ناپاک مخالفین اور معاندین کی امداد حاصل کرنے کیلئے ایمان کش اور ضمیر کش طریق کو اختیار کیا جائے۔ میری ضمیر نے مجھے سخت ملامت کی۔ مگر باوجود اس کے تحفظ مال و جان کے خام خیال نے میرے جوش بھرے اندھے دل کو اسی پر آمادہ کر رکھا تھا۔ کہ بہر حال کچھ ہی ہو۔ آج سے میں کچھ اپنا بیچ بچاؤ شروع کر دوں یہ ناپاک ارادہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خاندان کی محبت نے متضاد حالتوں کو اپنے اندر رکھ کر بارہ بجے شب اپنی بے چین کروٹوں میں میں نے نہایت اضطراب اور بے قراری سے اپنے مولا کے حضور یہ دعا کی۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ یہ دعا بالکل خالی الذہن ہو کر کی گئی۔ مگر نیند نہ ہی آئی۔ پھر رات کے دو بجے بھی یہی دعا کی۔ معلوم کس وقت نیند آئی۔ پونے چار بجے ایک بہت لمبا اور حقیقت پر مبنی خواب آیا۔ جس نے میرے سینہ و دل کو بالکل دھو دیا۔ گویا میری کایا ہی پلٹ کر رکھ دی۔ یہ تمام خواب میں نے ناظر صاحب امور عامہ کی خدمت میں مکمل علی الصباح اٹھتے ہی لکھ کر بھیج دیا ہے۔ اس خواب نے میرے سر سے ہزاروں من کا بوجھ اتار کر میرے اندر تسلی اور راحت پیدا کر دی ہے۔ کہ حضور کی سزا کی بدولت مجھے خواہ کتنی ہی تکلیف اور نقصان مالی اور جانی کیوں نہ پہونچے۔ اس ابدی لعنت اور عذاب کے مقابل پر پشہ برابر بھی حقیقت نہیں رکھتا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری اولاد اور علمبردار سلسلہ احمدیہ کے مقابل میں مخالفین سلسلہ کی جا و بیجا خوشامد یا ان کی معیت میں ضمیر کشی کا بدترین ارتکاب کر کے سہیڑنا پڑے گا۔ غیروں کے ساتھ جوڑنے کے تخیل سے ہی میری روح کانپ اٹھتی ہے۔ اور اس بے غیرتی اور دیوثی کے مقابلہ میں میں یہی بہتر سمجھتا ہوں۔ کہ اپنے متمردانہ افعال پر ندامت اور خجالت کا اظہار کروں۔ اور سچے دل سے اپنی وفاکیشی اور خدمت گزاری کا اقرار کروں اس خواب نے میرا تمام کبر و غرور توڑ کر رکھ دیا ہے۔ جو کل شام تک میرے دل و دماغ پر مستولی تھا۔ اور بالکل اسی ایمانی جرأت سے جس ایمانی جرأت سے میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لایا تھا۔ آج بلا خوف لومۃ لائم اور بغیر کسی قسم کا شرم محسوس کئے اپنے جرموں کا اقرار کرتا ہوں اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میں نے واقعی جوش نفسانی میں اندھا ہو کر جو کچھ اناپ شناپ زبان و قلم پر آیا کہہ دیا یا لکھ دیا۔ آئندہ کے لئے حضور اس قسم کی کوئی شکایت بھی میری طرف سے نہیں سنیں گے۔ کیونکہ یہ ہدایت مجھے براہ راست اسی کی طرف سے میری درخواست کے جواب میں ملی ہے جس کی طرف سے پہلے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے لئے حاصل ہوئی تھی۔

اب اگر حضور سنت نبوی کے ماتحت لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر اس سیہ کار کو بخشکر اپنی چھاتی سے لگا لیں۔ تو بھی اور اگر میری اصلاح کے لئے مزید کسی سرزنش اور زجر و توبیخ کی ضرورت سمجھیں تو بھی۔ میرا ہر حالت میں ثلج قلب اور شرح صدر ہے۔ اور میرے لئے دونوں مساوی اور موجب رحمت و سعادت ہیں۔ واللہ علی ما اقول شہید۔ میں نے حضور کے سامنے اپنی تمام کیفیت اندرونی و بیرونی بلا کم و کاست عرض کر دی ہے حضور کی طرف سے بہر حال رحم اور بخشش کا امیدوار ہوں۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

اور حضور دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انجام بخیر کرے۔ حضور کی دعاؤں اور معافی کا امیدوار

سیہ کار فخر الدین ملتانی ۳۷/۶/۱

اس معافی نامہ میں فخر الدین نے اپنی سرکشانہ لغزشوں اور بے جا اتہاموں کا اقرار اور اپنے متمردانہ افعال پر ندامت و خجالت کا اظہار کرتے ہوئے غیروں سے تعلق رکھنے کو بے غیرتی اور دیوثی قرار دیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اسے ایک رویا ہوا ہے۔ جس میں اسے بتایا گیا ہے۔ کہ وہ غلطی پر ہے۔ اور اسے اپنے افعال شنیعہ سے توبہ کرنی چاہیئے۔ یہ رویا اتنا واضح تھا۔ کہ بقول اس کے اس نے اس کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ اس کے کبر و غرور کو توڑ دیا۔ اور اسے ثلج قلب اور انشراح صدر حاصل ہو گیا مگر باوجود ایسا رویا دیکھنے کے اور باوجود اللہ تعالےٰ کی طرف سے متنبہ کئے جانے کے اور باوجود یہ سمجھنے کے کہ اس پاک سلسلہ کے علمبردار کے مقابلہ میں ناپاک مخالفین کی امداد کرنے والے کے ایمان اور دین پر تف ہے پھر بھی اس نے اشتہار شائع کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت احمدیہ کے مفروضہ مظالم کی داستان لوگوں تک پہونچانی شروع کر دی۔ وہ خود ہی بتائے۔ یہ کونسا مومنانہ طریق ہے۔ جس بات سے بذریعہ خواب اسے روکا گیا۔ اسی کا اس نے ارتکاب کیا۔ اور جس امر کو دیوثی اور بے غیرتی قرار دیا۔ اسی کا وہ مرتکب ہوا۔ پھر جس پاک سلسلہ کے علمبردار کے خلاف ناپاک خیالات رکھنا بدترین فعل قرار دیا۔ اسی علمبردار روحانیت کے خلاف ناپاک خیالات لوگوں میں پھیلائے جس شخص کی یہ حالت ہو۔ اور جو اتنی واضح خواب کے بعد بھی اپنی گندی حالت کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اس کا معافی نامہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ کہ اس پر توجہ کی جاتی؟

اس معافی نامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر میری اصلاح کے لئے مزید کسی سرزنش اور زجر و توبیخ کی ضرورت سمجھیں تو بھی حاضر ہوں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کے افعال ایسے ہیں۔ کہ اسے مزید سرزنش اور مزید زجر و توبیخ کیجائے

پہرہ لگانے کی غرض

اس خط میں فخر الدین نے اس پہرے کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو اس کے مکان پر لگایا گیا۔ اور اشتہار میں بھی لکھا ہے۔ کہ "میرے مکان کے ارد گرد ۲۴ گھنٹہ بیسیوں آدمیوں اور لڑکوں کا پہرہ رکھ کر میرے اہل و عیال کو اور مجھے بے جا تخویف اور ہیبت کا تختۂ مشق بنایا گیا" بے جا تخویف اور ہیبت کا تختۂ مشق بنانے کا الزام تو بالکل جھوٹا ہے۔ لیکن یہ درست ہے۔ کہ پہرہ لگایا گیا۔ تا نظام سلسلہ کے علم میں یہ بات آجائے کہ کون شخص ایسا ہے جو باوجود ممانعت کے میاں فخر الدین سے ملتا اور ساز باز رکھتا ہے۔ آخر وہ لوگ جو سلسلہ کے مخلص افراد اور نظام سلسلہ کا دل میں کامل احترام رکھتے ہیں۔ وہ تو اسکے مکان پر اس سے ملنے کیلئے نہیں جائینگے

باقی دیکھیں صفحہ ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقلِ انسانی اور مسئلہ تثلیث کی پیچیدہ گتھی

ایشیائی دماغوں سے بالاتر مسئلہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں گاڑی پر سوار ایک انگریز پادری کی کوٹھی کے سامنے سے گزرا۔ میرے ساتھ ایک گریجوایٹ نوجوان تھا۔ جو کہنے لگا آپ اس انگریز سے ضرور ملاقات کریں۔ یہ بہت بڑا فلسفی ہے اس نے زیادہ مبالغہ کیا۔ تو میں نے کہا کوئی مسیحی فلسفی نہیں ہوسکتا۔ وہ کہنے لگا کیوں میں نے کہا اچھا تم اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ مجھے تین ایک اور ایک تین یعنے مسئلہ تثلیث کی فلاسفی سمجھادو۔ وہ نوجوان بے تکلف اس کے پاس چلا گیا۔ اور اس سے اس مسئلہ کی فلاسفی دریافت کی پادری نے جواب میں کہا۔ اس مسئلہ کے صحیح ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ ہم نے اس کو مان لیا ہے۔ اور ایشیائی دماغ اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ نوجوان واپس آکر کہنے لگا۔ اس پادری نے ہماری سخت تحقیر کی ہے۔ کہتا ہے اس مسئلہ کو سمجھنا ایشیائی دماغوں سے بالاتر ہے۔ میں نے کہا تم پھر جاؤ۔ اور اس سے کہو کہ تمہارا خدا یسوع مسیح بھی ایشیائی تھا۔ اور اس کے مرید پولوس اور پطرس بھی ایشیائی تھے۔ تمہارے قاعدہ سے تو معلوم ہوا کہ وہ تینوں یہ مسئلہ نہیں سمجھے تھے۔ اور جب تمہارا خدا اور اس کے حواری بھی یہ مسئلہ نہیں سمجھ سکے۔ تو تم کیسے سمجھ گئے۔ یہ باتیں وہ پادری سن کر ہنس پڑا۔ اور خاموش ہوگیا۔ اور نوجوان سمجھ گیا۔ کہ یہ لاجواب ہونے کی علامت ہے۔ چنانچہ واپس آکر کہنے لگا وہ تو بالکل لاجواب ہوگیا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد اسی پادری نے عیسائیوں کے ایک مجمع میں لیکچر دیا۔ اتفاق سے وہ نوجوان بھی اس مجمع میں موجود تھا۔ مگر پادری نے نہ دیکھا دوران تقریر میں کہنے لگا۔ کالجوں کے گریجوایٹ لڑکوں سے بہت بچنا چاہیئے۔ یہ بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک تعلیم یافتہ لڑکے نے مجھ سے ایسا سوال کیا۔ کہ میں کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور سراسیمہ سا ہوکر رہ گیا۔ بلکہ اب بھی اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔

ایک اور پادری کی سراسیمگی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا۔ ایک دن میں لنڈن میں ایک بازار میں سے گزر رہا تھا۔ کہ مجھے ایک بورڈ نظر آیا۔ جس پر لکھا تھا۔ یہاں عیسائیت کے متعلق کتب فروخت ہوتی ہیں۔ میں یہ دیکھ کر اندر چلا گیا چونکہ میں وہاں بھی سبز پگڑی رکھتا تھا۔ اسی لئے پادری صاحب نے جو کتابیں بیچ رہے تھے۔ مجھ سے دریافت کیا۔ کہ آپ کون ہیں میں نے کہا میں ایک ایسا شخص ہوں۔ جو ایک خدا مانتا ہوں۔ پادری صاحب نے کہا میں بھی ایک خدا مانتا ہوں۔ میں نے کہا نہیں آپ تو تین خداؤں کے قائل ہیں۔ وہ کہنے لگا تین ایک اور ایک تین۔ اس گفتگو کے دوران میں میں نے ان کتابوں میں سے جو پادری صاحب کے سامنے میز پر پڑی تھیں۔ ایک کتاب اٹھائی جس کی قیمت تین شلنگ تھی۔ اور میں نے اسے ایک شلنگ نکال کر دے دیا۔ وہ کہنے لگا۔ اس کی قیمت تو تین شلنگ ہے۔ میں نے کہا تین ایک اور ایک تین۔ آپ اس ایک شلنگ کو تین ہی سمجھ لیں۔ کہنے لگا وہ مذہبی بات ہے۔ تجارت میں ایسا نہیں ہوسکتا۔ میں نے کہا آپ کا بھی کیا مذہب ہے۔ کہ گرجا میں کچھ اور ہے اور تجارت میں کچھ اور۔ ہمیں دیکھیں کہ ہم اسلام کی وجہ سے کسی جگہ شرمسار نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ ہمارا مذہب ہر شعبہ زندگی میں ہماری صحیح راہ نمائی کرتا ہے۔

"تشریح التثلیث" کے مصنف کی رائے

غرض "تثلیث" جو عیسائیت کا بنیادی اصل ہے۔ ایک ایسا عقیدہ ہے۔ جو انسانی ادراک اور بشری فہم سے بالاتر ہے۔ اور یہ صرف ہماری ہی رائے نہیں۔ بلکہ عیسائی مصنفین بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ تثلیث کا بھید انسانی عقل دریافت نہیں کرسکتی چنانچہ پادری ڈی ڈبلیو ٹامس ایم۔ اے اپنی مشہور تصنیف "تشریح التثلیث" میں لکھتے ہیں۔

ا۔ جس طرح لوگوں نے خدا کے وجود کو بنارِ عقلی پر یعنی عقولِ انسانی کی شہادتوں پر تسلیم کر لیا ہے اس طرح کیفیتِ وجودِ الٰہی یعنی مسئلہ تثلیث کا حال نہیں ہے (صـ۲۲)

ب۔ اس کا ثبوت بہمہ جہت کلام الٰہی پر موقوف ہے۔ خلقت کے احوال سے استدلال اور عقلی دلائل اس میں چل نہیں سکتے۔ (صـ۲۳)

پادری فانڈر کا اعتراف

پادری فانڈر اپنی کتاب "میزان الحق" میں لکھتا ہے۔

ج۔ اگر کوئی پوچھے کہ خدا کی یکتائی کے سامنے یسوع مسیح کے ساتھ الوہیت کی نسبت کیونکر ہوسکتی ہے۔ تو ہمارا یہ جواب ہے۔ کہ انجیل کے بموجب مسیح کی الوہیت سے خدا کی توحید میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ بلکہ حقیقت میں صرف ایک خدائے واحد ہے۔ اور بس لیکن اس بات کی کیفیت ہم سے تشخیص نہ کی جائے گی۔ بلکہ کسی آدمی کی طاقت نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو خدا کی پاک ذات کے بھیدوں سے علاقہ رکھتی ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ خدا کی ذات کے بھیدوں کو آدمی خاک زاد اپنی عقل میں نہیں لاسکتا اور اس کی کیا جرأت کہ اپنی کوتاہ عقل سے خدا کی بے حد ذات کی تھاہ لے کے اس کے لئے کوئی حد مقرر کرسکے"

د۔ "پس اس مقام میں سب پر واجب ہے۔ کہ سکوت اختیار کرکے خدا کے کلام پر اعتقاد رکھیں"

ہ۔ "واجب و لازم ہے۔ کہ جو کچھ کتب مقدسہ میں لکھا ہے۔ خواہ انسان کی عقل میں آئے خواہ نہ آئے خدا کی طرف سے جان کے قبول کرے اور کیا خدا کا یہ اختیار نہ ہوگا۔ کہ ایسے مطالب بیان فرمائے جن کے سمجھنے میں عقل عاجز ہو۔ اور پھر اُن کے مان لینے کو بندوں پر لازم کرے۔"

(میزان الحق مطبوعہ ۱۸۶۲ء تیسرا ایڈیشن صـ۱۱۸ و ۱۱۹)

و۔ پھر مسئلہ تثلیث کا خصوصیت سے ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"انجیل کی تعلیم کے بموجب ذاتِ الٰہی کے اس باریک بھید کی بابت جو کچھ کہہ سکتے ہیں۔ سو یہ ہے۔ کہ اب و ابن و روح القدس یعنی باپ بیٹا اور روح القدس ایک ذاتِ واحد ہے۔ نہ ایسا کہ تین بلکہ حقیقت میں صرف ایک ہی خدا ہے"۔ صـ۱۳۴

ز۔ "اگر تو کہے کہ ان مطالب کا اس طرز پر ہونا کیونکر ممکن ہے۔ تو ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ خدا نے اپنے کلام میں اپنے تئیں یونہی بیان کیا ہے۔ سو آدمی کو یہ مطالب جیسے کہ لکھے ہیں۔ مان لینا واجب ہے۔ پس درحالیکہ صورت یہ ہے تو آدمی کی کیا طاقت جو خدا کے ساتھ بحث کرے" صـ۱۳۵

ح۔ اسی طرح لکھتے ہیں۔

"تعلیم تثلیث کے پُر از راز ہونے سے اس کی حقانیت و صداقت کے خلاف دلیل نہیں ملتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ وُہ راز ہے جس کی بابت ہم نہیں جانتے۔ کہ کیسے ہے اگرچہ ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ وُہ ہے" (میزان الحق صفحہ ۱۹۱۔ مطبوعہ ۱۹۱۰ء)

غرض تثلیث کا مسئلہ جس پر عیسائیت کی بنیاد ہے۔ ایشیائی دماغوں سے ہی نہیں۔ بلکہ حقیقتاً انسانی دماغوں سے بالاتر ہے۔ اور یہی امر اس کے باطل اور نادرست ہونے کا ایک قطعی ثبوت ہے۔

فطرتِ انسانی میں توحید کے نقوش

پھر عقل انسانی اس لحاظ سے بھی تثلیث کی مؤید نہیں۔ کہ اس عالم مادی کو دیکھ کر بے شک انسان کو خیال آتا ہے کہ اس کا کوئی صانع ہونا چاہیئے لیکن عقل قطعاً اس بات پر گواہی نہیں دیتی کہ ایک سے زیادہ خالقوں نے اس عالم کو بنایا ہے۔ ہمارے پاس عقلاً کوئی ذریعہ ایسا نہیں ہے جس سے ہم معلوم کرسکیں۔ کہ یہ دُنیا دو نے بنائی یا تین نے۔ یا چار نے۔ پس بہرحال یہی صورت اختیار کرنی پڑے گی۔ کہ یہ سب عالم ایک طاقت ور خدا نے بنایا ہے۔ کیونکہ عقل اسلامی توحید تک ہی گواہی دیتی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اسی لئے عیسائی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اگر ایک گروہ کسی ایسے جزیرے کا رہنے والا ہو۔ جس کے پاس نہ قرآن پہونچا ہو۔ نہ انجیل۔ نہ اسلامی توحید پہونچی ہو۔ نہ نصرانیت کی تثلیث۔ تو اُس سے صرف اسلامی توحید کے متعلق مواخذہ ہوگا۔ پس عیسائیت کے اس بنیادی اصل کی سچائی پر عقل ہرگز گواہی نہیں دیتی۔ اگر انسان کے کانشنس اور خداداد عقل میں تثلیث کی ضرورت فطرتاً مرکوز ہوتی۔ تو ایسے لوگوں سے بھی ضرور تثلیث کے متعلق مواخذہ ہونا۔ جن تک تثلیث کا مسئلہ نہیں پہنچا حالانکہ عیسائی عقیدہ میں بالاتفاق یہ بات داخل ہے۔ کہ جن لوگوں تک تثلیث کی تعلیم نہیں پہونچی۔ ان سے صرف اسلامی توحید کا مواخذہ ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ توحید ہی وُہ چیز ہے۔ جس کے نقوش انسان کی فطرت میں مرکوز ہیں پس مسیحی صاحبان کے لئے عقلاً تثلیث کا ثابت کرنا بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ جتنا سوچا۔ اور غور کیا جائے۔ صانع حقیقی کی احدیت پر ہی ایمان لانا پڑتا ہے۔ اور انسانی فطرت ایک خدا کی قائل ہے۔ کیونکہ عالم کو دیکھ کر ایک خدا پر ہی ایمان لانا پڑتا ہے۔ اور کوئی ذریعہ ایسا نہیں جس سے دو۔ یا۔ چار خدا مانے جاسکیں

تین خداؤں کی بلاوجہ حد بندی

پھر اگر ایک سے زیادہ خدا قبول کرلئے جائیں۔ تو اس کا فیصلہ کون کریگا کہ وُہ دو ہیں۔ یا تین۔ یا چار۔ یا پانچ۔ کیونکہ عقل انسانی تو خداؤں کی حد تجویز نہیں کرسکتی۔ یعنی کوئی ذریعہ ایسا نہیں۔ کہ عقل پھر تین تک آکر ٹھہر جائے۔ اور کہے۔ کہ بس اب تین خدا ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ جب ایک سے گزرے تو پھر چار۔ پانچ۔ دس۔ پندرہ کوئی روک نہیں ہوسکتی۔ آخر کیوں ہم تین تک ٹھہر جائیں۔ کیا اس لئے کہ عیسائی کہتے ہیں۔ مگر عقلاً کونسی دلیل ہے۔ کہ ہم تین پر آکر رک جائیں۔ پھر عقل کہیگی۔ ایک پہاڑوں کا خدا چاہیئے۔ ایک دریاؤں کا ایک چوپاؤں کا خدا چاہیئے۔ ایک انسانوں کا۔ اور اس طرح بے شمار خداؤں کا قائل ہونا پڑے گا۔ غرض فطرتِ انسانی اگر مسخ نہ ہوجائے۔ تو وُہ یہی کہے گی۔ کہ تمام عالم کا ایک ہی خدا ہونا چاہیئے۔ ورنہ بتایا جائے۔ کہ تین پر ٹھہر جانا کس دلیل کے ماتحت ہے :-

تثلیث کے خلاف بائبل کی شہادت

اس کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ ہدایت کا سب سے پہلا ذریعہ خدا کی کتاب ہے اب تمام بائبل کو چھان مارو۔ کہیں بھی تثلیث کا پتہ نہیں چلیگا۔ اگر واقعی یہ اصل صداقت پر مبنی ہے جیسا کہ دعوے کیا جاتا ہے۔ تو پھر تعجب ہے کہ اس عظیم الشان صداقت کا پہلے نوشتوں میں کیوں ذکر نہیں۔ خدا نے بنی اسرائیل کو یونہی نہیں چھوڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد پے بہ پے بنی اسرائیل میں انبیاء آئے۔ جنھوں نے ان کو سیدھے راستے کی طرف توجہ دلائی۔ اور ان کو صداقت پر قائم رکھا۔ پھر کیا یہ تعجب انگیز امر نہیں۔ کہ وُہ تمام نبی ان اصُول کے متعلق بالکل خاموش ہیں۔ اگر حقیقت میں ان اصُول کی بناء صداقت پر تھی تو کیوں خدا تعالےٰ نے ان کو تمام مخلوق سے پوشیدہ رکھا۔ اور صرف یسُوع مسیح نے آکر انہیں دُنیا میں ظاہر کیا :-

پس بائبل ہمیں خدا کی وحدت اور یگانگت کا سبق دیتی ہے۔ مگر عیسائی مذہب کہتا ہے۔ کہ نہیں خدا تین ہیں اس سے زیادہ بے انصافی اور کیا ہوگی۔ کہ تین ایک ہیں۔ اور ایک تین۔ اور اس طرح تثلیث میں وحدت اور وحدت میں تثلیث ثابت کی جائے۔ اگر تثلیث کی تعلیم بنی اسرائیل کو دی جاتی۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ وہ سب کے سب اس کو بھُول جاتے۔ جس تعلیم کو حضرت موسےٰ علیہ السلام نے چھ سات لاکھ یہوُد کے سامنے بیان کیا تھا۔ اور بار بار اس کے حفظ رکھنے کے لئے تاکید کی تھی۔ اور پھر حسب زعم عیسائیاں متواتر خدا کے تمام نبی یسوع مسیح کے زمانہ تک اس تعلیم کو تازہ رکھنے کے لئے آتے رہے۔ ایسی تعلیم یہوُد کو کیونکر بھول سکتی تھی۔ کیا یہ بات ایک محقق کو تعجب میں نہیں ڈالتی۔ کہ وُہ تعلیم جو لاکھوں یہودیوں کو دی گئی تھی۔ اور خدا کے نبیوں کی معرفت ہر صدی میں تازہ کی گئی تھی۔ اس کو یہوُد کے تمام فرقوں نے بھلا دیا۔ حالانکہ یہوُد اپنی تالیفات میں صاف گواہی دیتے ہیں۔ کہ ایسی تعلیم ہمیں کبھی نہیں ملی۔ اور ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہوُد اس بات میں ضرور سچے ہیں۔ کیونکہ اگر تنزل کے طور پر یہ فرض کرلیں۔ کہ صرف یسُوع مسیح کے زمانہ تک یہود میں تثلیث کی تعلیم پر عمل تھا۔ تب بھی یہ فرض صریح باطل ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا عمل ہوتا تو ضرور اُس کے آثار یہوُد کے منقولات اور تالیفات میں باقی رہ جاتے۔ اور غیر ممکن تھا۔ کہ یہوُد یکدفعہ اُس تعلیم سے روگردان ہوجاتے۔ جو تعامل کے طور پر اُن میں چلی آئی تھی۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ ایک خود تراشیدہ عقیدہ ہے۔ جس کی سچائی پر کسی نبی نے شہادت نہیں دی :-

عیسائیوں کا ایک باطل عُذر

اس موقعہ پر بعض عیسائی کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ دُنیا میں بہت سی ایسی مثالیں ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوسکتا ہے۔ کہ بعض دفعہ کثرت حقیقی وحدت کی متناقض نہیں ہوتی۔ مثلاً کہتے ہیں۔ آگ روشنی اور گرمی یہ تین چیزیں ہیں لیکن پھر بھی تینوں ایک ہی ہیں۔ یا کہتے ہیں نورِ آفتاب کی ہر ایک سفید شعاع میں مختلف قسم کی تین شعاعیں موجود ہیں روشنی کی شعاع۔ گرمی کی شعاع۔ اور کیمیائی فعل۔ پس سفید شعاع کی وحدت اپنے اندر تینوں شعاعوں کے وجود کی متقاضی ہے۔ اور فکر کرنے والا انہی کی رُو سے تثلیث فی التوحید کا ممکن ہونا خیال میں لاسکتا ہے۔ لیکن یہ عذر بھی کوئی معقول عذر نہیں۔ کیونکہ گرمی اور روشنی کی مثال جو پیش کی جاتی ہے۔ یہ ایک ہی چیز یعنی آگ کی مختلف صفات ہیں۔ نہ کہ الگ الگ چیزیں۔ حالانکہ عیسائی تین علٰحدہ علٰحدہ وجود مانتے ہیں۔ پھر ان کے نزدیک جیسا اب ہے۔ ویسا ہی ابن۔ اور یہاں جیسی گرمی ویسی روشنی نہیں۔ اور اگر کہو۔ کہ ابن اور رُوح القدس اس کی صفات ہیں۔ تو پھر صرف تین کیوں ہیں۔ اسکی تو ہزاروں ہزار صفات ہیں۔ غرض آگ۔ روشنی اور گرمی تین الگ الگ چیزیں نہیں صرف آگ ایک چیز ہے۔ روشنی اور گرمی اس کی صفات ہیں۔ پھر روشنی کی الگ خصوصیت ہے اور گرمی کی الگ خصوصیت۔ حالانکہ عیسائی ابن الگ۔ اب الگ اور روح القدس الگ مانتے اور ہر ایک کو درجہ اور صفات میں برابر تسلیم کرتے ہیں۔ پس تثلیث فی ال[illegible] کا یہ ثبوت جو عیسائیوں کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ بالکل بودا اور کمزور ہے اور حقیقت [illegible] کہ ہمیں ہر جگہ بھی کثرت فی الوحدت ہوگی۔ وُہ ایک ہی چیز کی مختلف صفات ہونگی۔ اور صفات بھی مختلف انواع اور الوان کی۔ اور صفات کی کثرت سے اصل چیز کی [illegible] ثابت نہیں ہوتی ◆ ◆ ◆

437
Digitized by Khilafat Library Rabwah

چینی ترکستان کے مسلمانوں کے حالات

تحریک جدید کے ایک مجاہد کے قلم سے

اس وقت یہاں نیا دور شروع ہوا ہے۔ یعنی موجودہ حکومت عرصہ تین سال سے قائم ہوئی ہے۔ سنا ہے کہ انقلاب میں ہندوستان کے سوداگروں نے جو برطانوی رعایا تھے حصہ لیا تھا۔ اس وجہ سے انگریزی رعایا کو اس وقت بہت مشکوک نگاہوں سے دیکھا جارہا ہے۔ اور حکومت کے ارباب حل وعقد پر روسی جمہوریت کا بہت رعب اور رسوخ ہے۔ اور بالشویک تحریک کا بھی دور دورہ ہے۔ چنانچہ ہر جمعہ کو سکولوں کے طلباء اپنے فوجی بینڈ اور طنبور وغیرہ کے ساتھ مارچ کرتے ہوئے آتے اور جاتے ہیں۔ چار سال کے بچہ سے لے کر دار المعلمین یعنے ٹیچر کلاس تک کے طالب علم مارچ کرتے اور قومی گیت گاتے آتے ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقعہ پر نہایت شان سے مارچ کرتے اور دس قدم پر سیٹی بجنے پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے تکبیر پڑھتے اور واپسی پر قومی گیت گاتے ہوئے جاتے ہیں۔

بالشویکی تحریک کے اثر کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ کہ عید کے روز خاکسار ایک بزرگ کی خانقاہ پر جو کہ شہر سے باہر تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ گیا۔ یہ بزرگ حضرت آفاق قطب الاولیاء کے نام سے مشہور ہیں۔ اور غالباً گیارھویں صدی ہجری کی تاریخ میں ان کا خاص طور پر ذکر ہے۔ ان کی اولاد اب تک معزز مانی جاتی ہے۔ وہاں چند لڑکے بھی تھے۔ ان میں سے ایک جو کہ عمر میں مشکل سے بارہ سال کا ہوگا۔ دوسروں سے کہنے لگا۔ سنز چونگ مایا حضرت آپا خواجم حضرت آفاق یعنی میں بڑا ہوں یا حضرت آفاق۔ اس پر ایک بڑا لڑکا اسے مارنے کو دوڑا۔ چھوٹا لڑکا ذرا پرے ہٹ کر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا میں بڑا ہوں۔ اور مکہ اور مدینے سے ہمارا شہر اچھا ہے۔ جہاں سے ہم کو روٹی ملتی ہے۔ مکہ اور مدینہ سے ہم کو کیا فائدہ۔ میں بہت حیران ہوا۔ کہ سکولوں میں بچوں کو کیا ذہن نشین کرایا جارہا ہے۔

یہاں پر ایک محکمہ شرعیہ بھی قائم ہے۔ اس کے اختیارات پہلے بہت وسیع ہوا کرتے تھے۔ مگر اب محدود کردیئے گئے ہیں۔ جس شہر میں میں رہتا ہوں وہ پرانی طرز کا ہے۔ جس کے بہت تنگ بازار ہیں۔ جن کو اب وسیع کیا جارہا ہے۔ اس جگہ بعض مسجدیں بالکل اڑادی گئی ہیں۔ اور بہت سی ایسی ہیں کہ کسی کا محراب کسی کا کچھ حصہ راستہ میں آکر کٹ گیا ہے۔ زنانہ مدارس کثرت سے جاری ہوگئے ہیں۔ اور پردہ کا رواج کم ہوتا جارہا ہے۔ سویڈن کے مسیحی مشن کے چند ایک پادریوں سے تعارف کرلیا ہے۔ اس کی شاخیں۔ یارقند۔ ختن۔ اروچی۔ اقسو چار بڑے بڑے شہروں میں ہیں۔

ایک احمدی مجاہد کا قادیان سے حیفاتک کا سفر

۱۴ مئی کو جب یہ عاجز دار الامان سے احباب کرام اور بزرگان جماعت کے ایک بہت بڑے مجمع سے رخصت ہوا۔ اور گاڑی چل پڑی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بستی کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ اس وقت دل میں جوش اٹھا اور میں نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا۔ کہ اے خدا تیری خاطر میں تیری اس مقدس بستی اور اس کے رہنے والوں کو چھوڑ کر اپنوں سے دُور اور غیروں کے اندر جارہا ہوں۔ تو ہی میری مدد فرما۔ یہ دعا کرنے کے بعد دل کو خاص تسکین حاصل ہوئی۔

دوسرے روز صبح دس بجے کے قریب بمبئی ایکسپریس پر امرتسر سے روانہ ہوا۔ راستہ میں بعض غیر مسلموں کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ریاست گوالیار کے سٹیشن سے ایک مسلمان نوجوان سوار ہوا۔ اس کے ساتھ بمبئی تک مذہبی امور کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ ۱۶ مئی کی صبح کو بمبئی پہونچ کر جناب سیٹھ اسماعیل آدم صاحب کی دوکان پر پہنچا جمعہ کا دن تھا۔ جناب سیٹھ صاحب نے جماعت کے دیگر احباب سے تعارف کرایا۔ بمبئی میں مجھے سفر کے متعلق بعض مشکلات کا سامنا ہوا۔ جن کی وجہ سے ۲۰ دن بمبئی رہنا پڑا۔ دوران قیام میں پرائیویٹ طور پر بعض غیر احمدیوں کو تبلیغ کرتا رہا۔

آخر ۲۷ مئی کو ایک اٹالین جہاز پر عازم فلسطین ہوا۔ اسی جہاز پر بعض مسلمان بھی بمبئی سے سوار ہوئے۔ راستے میں ان کو پیغام احمدیت پہنچانے کا موقعہ ملا۔

جہاز ابھی عدن سے ورے ہی تھا۔ کہ ایک شب بارہ بجے جہاز بری طرح ہچکولے کھانے لگا۔ حتیٰ کہ جہاز میں کثرت امواج کی وجہ سے کثیر حصہ پانی کا آگیا۔ اور جہاز سخت خطرے میں پڑ گیا۔ اگرچہ ملازمین جہاز گھبرائے ہوئے معلوم نہ ہوتے تھے۔ لیکن جہاز کے تمام مسافروں کے رنگ فق تھے۔ تمام کے تمام اوپر کی چھت پر آگئے۔ وہ اٹالین اور عیسائی جو ابھی ابھی جوا قمار بازی اور تاش وغیرہ میں مصروف تھے۔ میں نے دیکھا۔ کہ تمام کی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ وہی مسلمان جو قبل ازیں اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھی عار خیال کرتے تھے ہاتھ اٹھا اٹھا کر التجائیں کررہے تھے کہ اے خدا ہمیں بچا۔ گویا اس وقت تمام جہاز آیت کریمہ هو الذی یسیرکم فی البر والبحر حتیٰ اذا کنتم فی الفلک وجرین بهم بریح طیبة وفرحوا بها جاءتها ریح عاصف وجاءهم الموج من کل مکان وظنوا انهم احیط بهم دعوا الله مخلصین له الدین لئن انجیتنا من هذه لنکونن من الشاکرین فلما انجاهم اذا هم یبغون فی الارض بغیر الحق کی صداقت پیش کررہا تھا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب تم سمندر میں جہاز پر سوار ہوتے ہو اور کسی طور پر مطمئن بیٹھے ہوتے ہو۔ اس وقت یکدم سمندر متموج ہوجاتا ہے اور تمہیں ہر طرف موت نظر آتی ہے۔ اس وقت تم مجھے یاد کرتے ہوئے اور نذریں مانتے ہو۔ کہ اگر اب ہماری جان بچ گئی۔ تو ہم شکریہ کے طور پر یہ کریں گے، وہ کریں گے۔ لیکن جب میں ان پر رحم کرتا ہوا ان کو نجات دے دیتا ہوں۔ پھر وہ

مجھے بھلا دیتے ہیں اور زمین پر فساد شروع کردیتے ہیں۔ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا جب جہاز اس مصیبت سے نجات پاگیا۔ پھر ان میں ویسا ہی تکبر۔ تبختر اور انانیت ظاہر ہونے لگی۔

۱۴ جون کی صبح کو جب جہاز پورٹ سعید پہونچا۔ وہاں ایک احمدی دوست احمد حلمی آفندی بندرگاہ پر مصر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے اصرار پر قاہرہ گیا قاہرہ کے سٹیشن پر بھی احمدی احباب موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ وہاں کے مسلمانوں کی حالت دیکھ کر میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جبکہ میں نے دیکھا کہ مسلمان عورتیں یورپین لیڈیوں کی طرح بے حجاب بازاروں میں غیر مردوں کے ساتھ کھلے بندوں پھرتی ہیں۔ سفر میں ایک دن قیام کے بعد میں جہاز کے ذریعہ حیفا پہونچا۔ وہاں مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مع دیگر احمدیوں کے پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ جہاز سے اترا۔ اور بخیریت کبابیر پہنچ گیا۔ یہاں کے احمدی احباب کی قادیان اور سکان قادیان سے محبت اور اخلاص واقعی قابل تقلید ہے۔ خاکسار محمد صدیق مجاہد مقیم فلسطین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آخری فیصلہ" کے متعلق ثنائی عذرات

میں نے ایک گزشتہ مضمون میں اس امر کی وضاحت کی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو دعوت مباہلہ دی۔ اور اسی کے نتیجہ میں آپ نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو "دعائے مباہلہ" بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" اپنی طرف سے شائع فرمائی۔ جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو دعوت دی کہ وہ اس کے مقابل پر اسی رنگ میں دعا کریں۔ تاکہ مباہلہ مقرر ہو جائے اور خدا حق و باطل کے درمیان فیصلہ کر دے۔ شرافت اور نیکی کا تقاضا یہ تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس دعا کو پڑھکر اپنے اخبار میں شائع کر دیتے۔ کہ ہاں مجھکو یہ منظور ہے۔ تب نتیجہ مرتب ہوتا۔ کیونکہ اس دعا کی قبولیت اس امر سے مشروط تھی۔ کہ مولوی صاحب اس کے مقابل دعا کریں۔ مگر انہوں نے اس "فیصلہ خدائی" سے انکار کیا اور کہا مجھے یہ طریق فیصلہ منظور نہیں۔ اس لئے اب مباہلہ والی صورت نہ رہی۔ جس کا اقرار مولوی صاحب خود کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"مباہلہ کے اصل معنے چونکہ یہ ہیں کہ فریقین بالمقابل ایک دوسرے کے حق میں بددعا کریں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ میں نے مرزا صاحب کے حق میں بددعا نہیں کی۔ اس لئے یہ دراصل مباہلہ نہیں"

(مرقع قادیانی مصنفہ مولوی ثناء اللہ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۴۲)

پس مولوی صاحب کے اقرار کے بموجب یہ مباہلہ تو نہیں۔ بلکہ پیشگوئی یا یکطرفہ دعا ہے۔ اس کے متعلق میں نے گزشتہ مضمون میں مولوی صاحب کے الفاظ میں ہی وضاحت کر دی تھی۔ کہ یہ پیشگوئی یا یکطرفہ دعا بھی نہیں۔ لہذا یہ آخری فیصلہ کا اشتہار مولوی صاحب کے لئے کسی صورت میں حجت پکڑنے کے قابل نہیں۔ لیکن مثل مشہور ہے۔ "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا"

اب مولوی صاحب یہ عذر تراشتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے اشتہار "آخری فیصلہ" میں سب جملے خبریہ ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ اشتہار میری موت کے لئے بطور پیشگوئی تھا۔ چنانچہ مولوی صاحب اخبار اہلحدیث ۱۸ جون ۱۹۳۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اگر میں مسیح موعود ہوں تو آپ (ثناء اللہ) سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں"

قادیانی ممبرو اور طالب علمو! بتاؤ یہ جملہ خبریہ ہے یا کہ نہیں؟ اور اس خبریہ شرطیہ میں جو خبر مقدم (شرط) ہے۔ یہ نہ محال ہے نہ محض امکان ہے بلکہ حسب اعتقاد متکلم فی الواقعہ ثابت ہے۔ قرآن کی آیات میں اس کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک آیت یہ ہے وان اھتدیت فبما یوحی الیّ ربی (سورہ سبا) جیسے اس آیت میں شرط (ان اھتدیت یقینی الوقوع) ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب کے کلام میں شرط (اگر میں مسیح موعود ہوں) ان کے زعم میں یقینی الوقوع ہے۔ کیونکہ بقول ان کے وہ مسیح موعود ہیں۔ پس مرزا صاحب کے مقولہ کی صحیح تعبیر یوں ہوگی۔

چونکہ میں مسیح موعود ہوں اس لئے واللہ باللہ مولوی ثناء اللہ میرے سامنے ہیضہ یا طاعون وغیرہ سے مرجائے گا"

مندرجہ بالا عبارت میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے دو دعوے کئے۔

(ا) حضرت مرزا صاحب نے پیشگوئی کی کہ مولوی صاحب میری زندگی میں مرجائینگے

(ب) یہ جملہ جملہ خبریہ ہے نہ کہ دعائیہ کیونکہ مرزا صاحب ایک امر کے وقوع کی اطلاع دے رہے ہیں۔

مولوی صاحب کا پہلا دعوے بدیہی البطلان ہے۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلمات کے خلاف ہے۔ اور مولوی صاحب موصوف کے اپنے اقوال کے خلاف۔ کیونکہ حضور نے اسی "آخری فیصلہ" میں لکھا ہے کہ "یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں"۔ اور مولوی صاحب نے اسے تسلیم کرتے ہوئے لکھا "اس مضمون کو بطور الہام شائع نہیں کیا۔ بلکہ یہ کیا ہے۔ کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں"۔

اب دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ لکھا ہو کہ بغیر مباہلہ کے مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں مرجائے گا۔ مگر ایسی صورت بھی ہرگز نہیں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۱) "یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو۔ وہ کونسی کتاب ہے جس میں ہم نے یہ لکھا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہے کہ:۔ "مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ (جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے) کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے؟ بلکہ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہاں مباہلہ جھوٹا کرنیوالا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے .... ہاں اتنی بات صحیح ہے... سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں تو وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوتے ہیں"

(اخبار الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

(۲) "ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں کہ ہم نے کہاں لکھا ہے۔ کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو۔ جہاں یہ لکھا ہے"

(اخبار الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

ان دونوں عبارتوں کا مطلب عیاں ہے کہ حضور علیہ السلام اس امر کو ہرگز نہیں تسلیم فرماتے۔ کہ بغیر مباہلہ کے جھوٹا سچے کی زندگی میں ضرور ہلاک ہو

ہاں اگر مباہلہ ہو تو پھر جھوٹا سچے کی زندگی میں ضرور ہلاک ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ بات حضور مولوی ثناء اللہ کے متعلق کس طرح لکھ سکتے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بغیر میرے ساتھ مباہلہ کرنے کے میری زندگی میں مرجائیں گے۔ اور مولوی صاحب کا بھی یہی مذہب ہے کہ بغیر مباہلہ کے جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا ضروری نہیں۔ چنانچہ انہوں نے صاف لکھا ہے:۔

"آنحضرت علیہ السلام باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا"

(مرقع قادیانی بابت ماہ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی عبارات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ کاذب صادق کی زندگی میں فوت ہو۔ بلکہ یہ امر مباہلہ کی صورت میں ضروری ہے اسی کے مطابق حضور علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ کو دعوت مباہلہ دی۔ اور فرمایا۔ "فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مرجائے"

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۴)

پھر فرمایا:۔

اگر اس چیلنج پر وہ (مولوی ثناء اللہ صاحب) مستعد ہوتے کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے تو وہ ضرور پہلے مرینگے"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کر لیتے تو کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ مگر جب مولوی صاحب نے اس فیصلہ کو قبول نہ کیا۔ تو پھر ان کا یہ سوال کرنا کہ میں کیوں نہ مرا "چہ معنے دارد"۔ وہ تو خود اپنی زندگی سے حضور علیہ السلام کی صداقت پر اپنے اس اصل کے مطابق مہر لگا رہے ہیں کہ مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے زندہ رہا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم باوجود صادق ہونے کے پہلے فوت ہو گئے کیونکہ مباہلہ نہ تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام

438
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے درمیان مباہلہ نہ ہوا۔ لہٰذا حضور علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح فوت ہو گئے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ رہے۔

مولوی صاحب کا دوسرا دعوےٰ یہ ہے۔ کہ اگر میں مسیح موعود ہوں۔ تو آپ (ثناء اللہ) سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہ بچیں گے۔" جملہ خبریہ ہے۔ حالانکہ یہ جملہ انشائیہ ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے اسی جملے کے آگے لکھا ہے "یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں"۔ (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴) اور ہر معمولی علم رکھنے والا آدمی بھی اس بات کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ دعا جملہ انشائیہ میں شامل ہے۔ اب اس دعا کو جملہ خبریہ قرار دینا بھی مولوی ثناء اللہ جیسے عالم کے سوا کسی اور کا کام نہیں۔ ہاں بسا اوقات جملہ خبریہ اور دعائیہ کے الفاظ میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہوتا۔ مگر ان کا فرق مواقع استعمال سے ہوتا ہے۔ اور مقام استعمال اس جگہ تعیین کر دیتا ہے۔ لیکن اگر مقام استعمال کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو ایک جاہل جھٹ اس دعا کو جملہ خبریہ میں داخل کر دے گا۔

علم بلاغت میں مرکب تام کی دو قسمیں لکھی ہیں۔ (۱) المرکب ان صح السکوت علیہ وتقصد بہ الحکایۃ عن الواقع فخبر (۲) وان لم یقصد بہ الحکایۃ فانشاء کہ اگر مرکب پر سکوت صحیح ہے۔ اور اس سے کسی واقعہ کی حکایت مقصود ہے۔ تب وہ خبر ہے۔ ورنہ انشاء ہے اور انشاء کی اقسام سے امر، نہی، تمنی و ترجی، استفہام و دعا وغیرہ لکھی ہیں۔ معلوم یہ ہوا۔ کہ دعا انشاء میں شامل ہے خبر میں نہیں۔ اور دعا کی تعریف یہ ہے۔ طلب الشیٔ من الاعلیٰ فی ظنہ۔ جملہ دعائیہ میں کبھی امر کا صیغہ ہوتا ہے۔ جیسے۔ اللھم اغفرلی۔ اور کبھی ماضی کا صیغہ ہوتا ہے۔ مثلاً رضی اللہ عنہ۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور کبھی مضارع کا صیغہ ہوتا ہے۔ مثلاً یرحمک اللہ گویا کہ جملہ دعائیہ میں ماضی و مضارع اور امر کے صیغہ جات استعمال ہوتے ہیں۔ مگر جملہ خبریہ میں صرف ماضی اور مضارع کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ اب جہاں جملہ دعائیہ میں ماضی یا مضارع کا صیغہ استعمال ہوگا۔ وہاں اس میں اور جملہ خبریہ میں کیا فرق ہوگا! ان دونوں کا فرق مقام استعمال سے معلوم ہوگا۔ اب صلی اللہ علیہ وسلم۔ بظاہر جملہ خبریہ ہے۔ لیکن حقیقت میں جملہ دعائیہ ہے۔ اور انشاء میں شامل ہے۔ اور صرف الفاظ کو دیکھ کر اسے جملہ خبریہ قرار دینا غلط ہے۔

اب اسی اصول کو مدنظر رکھ کر ہم "آخری فیصلہ" کے جملے کو دیکھتے ہیں۔ بظاہر الفاظ سے وہ جملہ "اگر میں مسیح موعود ہوں۔ تو آپ (ثناء اللہ) سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے"۔ جملہ خبریہ شرطیہ معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت میں جملہ انشائیہ ہے۔ کیونکہ "آخری فیصلہ" کا سارا اشتہار بطور دعا ہے۔ دعا انشاء میں شامل ہے۔ اور اس دعا کی قبولیت کے لئے یہ شرط تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس کے مقابل پر دعا کریں۔ اس طرح مباہلہ منعقد ہو جائے گا۔ اور اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" والا الہام پورا ہوگا۔ اور مولوی صاحب مکذبوں کی سزا پا کر اس دنیا سے رحلت پا جائیں گے۔ لیکن مولوی صاحب نے اس شرط کو پورا نہ کیا۔ یعنی مقابل پر بد دعا نہ کی۔ لہٰذا اذا فات الشرط فات المشروط

اب جیسے نجران کے عیسائیوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو دعا مذکور ہے۔ کہ لعنت اللہ علے الکاذبین۔ یہ بھی اسی صورت میں تھی۔ کہ عیسائی اس کے مقابل پر بد دعا کرتے اور میدان مباہلہ میں نکلتے۔ اگر وہ مقابل پر آتے تو ضرور تباہ ہوتے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا" لما حال الحول علی النصاریٰ کلھم حتیٰ یھلکوا۔" تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۹۹" مگر وہ مقابل پر نہ آئے اور ہلاکت سے بچ گئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے دعا کی اور ان کو مقابل پر بد دعا کرنے کے لئے بلایا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ لہٰذا وہ ہلاکت سے بچ گیا۔

کیونکہ اس نے خود لکھا تھا۔ "یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے۔ اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے جب کہ (بقول آپ کے) مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم مولوی اسماعیل علیگڑھی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مر گئے ہیں۔ تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا ہے۔؟ ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا۔ تو کیا نتیجہ؟" اخبار اہلحدیث ۲۶ اپریل صفحہ ۴ ۱۹۰۷ء

اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ یہ جملہ خبریہ ہے۔ تب بھی اس کا وقوع ضروری نہیں۔ لیکن اس کا وقوع بصورت مباہلہ ضروری تھا۔ جیسے کہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ مباہلہ کی صورت میں جھوٹا سچے کی زندگی میں مرتا ہے۔ لہٰذا عدم صورت مباہلہ حضور کے کسی دشمن کا یا مولوی ثناء اللہ صاحب کا زندہ رہنا آپ کے کذب کی دلیل نہیں۔ ہاں اگر مولوی صاحب موصوف مقابل پر آتے۔ تو اس جملہ خبریہ کا مزہ ضرور چکھ لیتے۔ اور ضرور بالضرور طاعون یا ہیضہ یا کسی مہلک مرض سے مر چکے ہوتے۔

خاکسار

شریف احمد "جامعہ" قادیان

جماعت احمدیہ سکھر کی طرف سے صدائے احتجاج

۲۰ر جون ۱۹۳۷ء کو جماعت احمدیہ سکھر کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں حسب ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ سکھر کا یہ اجلاس مودبانہ طور پر ذمہ وار حکام کی توجہ مولوی عطاء اللہ بخاری کی ان تقریروں کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جو اس نے روہڑی اور سکھر میں علی الترتیب ۱۳ اور ۱۹ جون کو کیں۔ اور جن میں اس نے یہ کہہ کر لوگوں کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کی۔ کہ احمدی انبیاء کی توہین کرتے ہیں۔ اس نے بانئ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بھی نہایت گندے الفاظ استعمال کئے۔ اس کے علاوہ ریلوے پنجابی سکول کے ایک ٹیچر برکت خان نام نے بھی اپنی ایک نظم میں احمدیت کے خلاف نہایت بدزبانی کی۔

(۲) یہ اجلاس ان دونوں اشخاص کے رویہ کے خلاف شدید صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس لوگوں کے ہجوم کے اس حصہ کے خلاف سخت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے جس نے ۱۹ر جون کو مولوی عطاء اللہ کی تقریر کے بعد انجمن احمدیہ کے دفتر کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس کی تقلید میں نہ صرف دشنام طرازی کی بلکہ احمدیوں پر حملہ کر دیا۔

(۴) یہ اجلاس اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ اگر ان اشتعال انگیز اور فحش تقریروں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ تو وہ دوسروں کی حوصلہ افزائی کا باعث بن کر صوبہ کے امن کو برباد کرنے کا موجب ہوں گی۔

(۵) قرار پایا۔ کہ ان قرار دادوں کی نقول پرائیویٹ سیکرٹری ہز ایکسی لنسی گورنر سندھ۔ چیف منسٹر صاحب گورنمنٹ سندھ۔ کلکٹر صاحب سکھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ امیر پراونشل انجمن احمدیہ کوئٹہ اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

ایم۔ ایچ خان احمدی۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ سکھر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دین فروش کے متعلق اعلان

سندھ میں ایک شخص بشیر احمد ساکن گکھانوالی ضلع سیالکوٹ مختلف انجمنوں کو لوٹنے کی غرض سے پھر تا رہا ہے۔ سکھر میں وہ انجمن احمدیہ میں آکر اپنے آپ کو احمدی کہکر احمدیوں کو مالی نقصان پہنچانے کی کوشش میں تھا۔ مگر اس کا تمام راز فاش ہوگیا۔ چنانچہ الفضل میں اس عاجز کی طرف سے نیز محترم جناب ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے اس کے متعلق اعلان شائع ہو چکے ہیں۔ نیز اقرار جرم کی اس کی ایک دستخطی تحریر بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ اب اس نے احمدیوں سے مایوس ہوکر ارتداد کے بہانے سے آریوں اور عیسائیوں کو دھوکا دینے کی ٹھانی ہے۔ چنانچہ سکھر آریہ سماج سے اس نے درخواست کی کہ اسے مرتد کر لیا جائے۔ مگر ہماری طرف سے آریہ سماجیوں کو جب اس کے اصل حالات بتائے گئے تو کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اسے آریہ بنانے سے انکار کر دیا ہے۔ اور وہ شخص اب حیدرآباد سندھ چلا جائے گا

تمام احمدی انجمنوں کو بالخصوص سندھ کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اس سے محتاط رہیں۔ اور اگر کوئی مذہبی جماعت اُسے اپنے ساتھ ملاکر ایک احمدی کو مرتد کرنے کی ڈینگ مارے تو مرتد کی حقیقت ہم سے معلوم کر کے شائع کر دی جائے۔ احمدی کہلا کر وہ شدھی مارکیٹ میں اپنی قیمت بڑھانی چاہتا ہے۔ ورنہ اسے کسی مذہب سے تعلق نہیں اور نہ وہ اپنی بد عادات کو چھوڑنے کے لئے تیار ہے۔ جہاں جائیگا نقصان پہنچائیگا۔ پس سودا کرنیوالوں کو بھی ہم مطلع کر کے اپنے اخلاقی فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں:۔ خاکسار محمد حسین خاں سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ سکھر

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۱۱۹ آف ۱۹۳۶ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۷ آف ۱۹۱۳ء اور دی پاونیر ہوزری کمپنی لمیٹڈ (زیر لیکویڈیشن خود اختیاری) فیروزپور

درخواست منجانب آریہ سماج یتیم خانہ فیروزپور قرضخواہ کمپنی مذکور زیر دفعات ۲۱۹ اور ۲۲۱ آف ایکٹ کمپنی ہائے ہند

جملہ متعلقین کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آریہ سماج یتیم خانہ قرضخواہ کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار کمپنی متذکرہ بالا بتاریخ ۱۷ رمئی ۱۹۳۶ء عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔

ازانجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۹ رجولائی ۱۹۳۶ء کو پیش ہو۔ اس لئے بذریعہ تحریر ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ متذکرۃ الصدر کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتًا یا وکالتًا یا بذریعہ اٹارنی پیش ہو۔

نیز یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست مذکور کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست دینے پر اور اس کی مقررہ فیس ادا کرنے پر مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۲ رجون ۱۹۳۶ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہذا جاری کیا گیا۔

حسب الحکم ایچ۔ او۔ ٹیلر
اسسٹنٹ ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

الفضل کیلئے درخواست

نہ صرف یہاں بلکہ اردگرد کے علاقہ میں بھی میرے سوائے کوئی احمدی نہیں۔ میری مالی حالت بھی سخت کمزور ہے۔ اس لئے الفضل خرید نہیں سکتا۔ اگر کوئی صاحب استطاعت دوست جاری کرا دیں۔ تو اللہ تعالٰے اجر عظیم عطا کریگا

خاکسار
محمد محسن ٹولہ کٹھار ضلع پورنیہ

بیکاروں کیلئے موقع

ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ میں کلرکوں اور ٹائپسٹوں کی آسامیاں پُر کرنے کے لئے جولائی ۱۹۳۶ء میں کنٹرولر آف ملٹری اکونٹس۔ ایسٹرن کمانڈ۔ میرٹھ کے دفتر میں امتحان مقابلہ ہوگا۔ جس کی شرائط مندرجہ ذیل ہونگی۔

۱۔ کلریکل گریڈ کے لئے تعلیم کم از کم بی اے تک ہو یا اس سے زیادہ۔

۲۔ امتحان مندرجہ ذیل مضامین میں ہوگا۔ صرف کلریکل گریڈ کے لئے۔

(الف) ہینڈ رائٹنگ اور ڈکٹیشن

(ب) انگلش پیرا فریزنگ۔ ڈرافٹنگ۔

(ج) ارتھمیٹک (د) ایلیمنٹری بک کیپنگ (ہ) انٹرویو)

۳۔ روٹین گریڈ (ٹائپسٹ) کے لئے امیدوار میٹریکولیشن یا اسی کے برابر کا امتحان پاس ہونا چاہیئے۔ ٹائپ کی رفتار کم از کم ۳۵ الفاظ فی منٹ ہونی چاہیئے علاوہ ٹائپ کے امیدوار کا انگریزی میں امتحان لیا جائے گا۔

۴۔ درخواستیں ۱۵ رجولائی ۱۹۳۶ء تک Controller of Military Accounts, Eastern Command Meerut کو پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل اسناد کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ عمر جو کہ ۱۸ سال سے کم اور ۳۰ سال سے زائد نہ ہو کا سرٹیفکیٹ۔

۲۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ جس پر دو معتبر شخصوں کے دستخط ہوں۔

۳ درخواست میں امیدوار کا نام۔ قوم وغیرہ اور تعلیمی قابلیت کی خوب وضاحت ہونی چاہیئے۔

۵۔ جو امیدوار امتحان کے لئے منتخب کئے جائیں گے ان کو تین روپے بطور فیس امتحان ادا کرنے ہوں گے۔ روٹین گریڈ کے لئے کوئی فیس نہیں ہوگی۔ منتخب امیدوار کو اپنے خرچ پر میرٹھ آنا ہوگا۔

۶۔ کلریکل گریڈ کی تنخواہ ۵۰۔۴۔۷۰۔۵۔۱۶۰ روپے ہوگی۔ اور روٹین گریڈ کا سکیل ۳۶۔۲۔۶۰۔۲۔۷۰ روپے ہے۔ کلریکل گریڈ والوں کے لئے سب آرڈی نیٹ اکونٹس سروس کا امتحان پاس کرنے کے بعد اکونٹس گریڈ میں گنجائش ہوگی۔ جو کہ ۱۹۰۔۱۵۔۴۰۰ روپے ماہوار ہے۔

۷۔ داخلہ محدود ہوگا۔ ۱۵ رجولائی کے فوراً بعد منتخب امیدواروں کو امتحان کے وقت اور جگہ وغیرہ کے متعلق اطلاع دے دی جائیگی۔

امتحان اتنا مشکل نہیں ہوگا۔ اس لئے احمدی بیکار نوجوانوں کو جو یہ شرائط پوری کر سکتے ہوں ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔

محمد عبد اللہ امپیریل ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعایت

دوستوں کے شدید تقاضہ پر

حیرت انگیز

یہ کارخانہ پبلک کے شدید تقاضہ کی وجہ سے سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے چنانچہ۔ اس سلسلہ میں اب ۲۸-۲۹-۳۰ جون ۳۷ء کو یہ غیر معمولی رعایت دی جارہی ہے۔ اس لئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل مقبول عام اور شہرہ آفاق ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر ککرے جالا پھولا خارش چشم پانی بہنا دھند غبار رتبرا ناخونہ

گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ ہر قسم کے جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں بھی اپنی بینائی کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ کی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہوتی تھی۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزوری کو دور اور کمزور کو زور آور بنانا اس کا خاص حصہ ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور کئی گئے گذرے انسان دوبارہ زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کر دیں۔ ہر بیمار کو تندرست کرنے اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کرنے کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایل۔ ایس۔ آئی۔ ایم۔ ڈی۔ انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے جس کیلئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیج دیں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزا شامل ہیں سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یوہمبین وغیرہ جس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل ضعف دماغ ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ دوا بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا۔

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اکسیر اکبر" کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔ "اکسیر اکبر" واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکا تا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دواد نس کی شیشی جو مدت کے لئے کافی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں جو اس کے ہر قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد پسلی کے درد گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آنکھوں۔ تلی بنجال ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ قصہ کوتاہ تقریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات برچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت تارے سے دکھائی دیتے ہیں بے چینی۔ گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم اپھارہ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں جی کا متلانا۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف دودھ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دیتے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض تو خدا کی پناہ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلم ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاو گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی قیمت یکصد گول دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک تکلیف دہ ہے مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے ہم نے بڑے تجربہ کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام اکسیر بچگان رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم ہیضہ اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور ہیضہ وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ

مچھر پروف

جس کی بو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز- نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۲

صرف ایسے ہی لوگ جا سکتے تھے جن کا در پردہ اس سے تعلق ہو۔ پس ان کا علم حاصل کرنے کیلئے یہ پہرہ لگایا گیا۔ اور اگر اس کا یہ خیال درست ہے۔ کہ اس جیسے لوگوں کی کوئی پارٹی نہیں تو پھر پہرے سے ڈر کس بات کا یہ تو اس کے مکان کی حفاظت ہو رہی تھی۔ بہر حال اگر ایسی کوئی پارٹی ہے۔ جو در پردہ اس سے تعلق رکھتی ہے۔ تو پہرہ سے اس کا علم ہو سکتا تھا۔ اور اگر کوئی پارٹی نہیں تو پہرے پر شور مچانا بیہودہ بات ہے

ثلج قلب اور شرح صدر

میاں فخر الدین صاحب نے اس معافی نامہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میرا ہر حالت میں ثلج قلب اور شرح صدر ہے۔ اور اس کے ساتھ واللہ علیٰ ما اقول شہید کا بھی اضافہ کیا ہے۔ گویا خدا کو اپنے ثلج قلب پر گواہ ٹھہرایا ہے۔ لیکن واقعات نے ثابت کر دیا کہ باوجود خدا تعالیٰ کو گواہ ٹھہرانے کے اس نے جو کچھ لکھا تصنع اور بناوٹ سے لکھا۔ کیونکہ معافی نامہ کے بعد اس نے جو اشتہار شائع کیا اس میں سراسر جھوٹ سے کام لیا ہے۔ پس اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس کا معافی نامہ قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس کی طرف توجہ فرمائیں۔

احرار سے ساز باز

اشتہار میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "میرے متعلق طرح طرح کے جھوٹے اور رکیک پراپیگنڈے کرکے میرے خلاف خواہ مخواہ منافرت اور حقارت عامہ پھیلائی جا رہی ہے۔ کہ گویا میں چھپا ہوا احراری یا پیغامی یا بابی وغیرہ تھا۔ یا اب ہوں یا ان سے کسی طرح کی سازش ہے العیاذ باللہ

پھر لکھا ہے:۔

"میرا یہ بیان ہے۔ کہ میں تا دم تحریر ہذا۔ نہ احراریوں اور نہ پیغامیوں سے ملا۔ اور نہ احراریوں سے بذریعہ تقریر و تحریر کسی قسم کی سازش کی۔ حالانکہ بعد اخراج مجھے ان سے ملنے میں کوئی روک نہ تھی۔"

لیکن سوال یہ ہے کہ اگر اس کے احرار سے در پردہ تعلقات نہیں۔ تو قادیان میں اشتہار احرار نے کیوں تقسیم کیا۔ یہاں سب نے دیکھا۔ کہ عبد اللہ احراری نے یہ اشتہار آج قادیان میں تقسیم کیا ہے۔

پھر اس اشتہار میں بار بار اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ کہ اس کے "شیر خوار بچہ کا دودھ دوکان سے بند کرا دیا گیا۔" مگر یہ بھی جیسا کہ محمد یوسف خانصاحب شیر فروش کے حسب ذیل حلفی بیان سے جو انہوں نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا ظاہر ہے۔ بالکل غلط ہے

"سیدنا امیر المؤمنین ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں حلفیہ بیان کرتا ہوں۔ کہ فخر الدین ملتانی ہمیشہ مجھ سے دودھ لیتا رہا ہے۔ جبکہ اسے جماعت سے خارج کیا گیا۔ تو اس کا لڑکا منظور میری دکان سے دودھ چھ دن تک لے جاتا رہا۔ دن میں تین تین مرتبہ وہ دودھ اور دہی لے جاتا رہا۔ جب اس کے مقاطعہ کا اعلان ہوا۔ تو اس کے بعد فخر الدین کی لڑکی چھوٹی نامی میری دکان سے دودھ لے جاتی رہی۔ اور صرف آج سے تین دن پہلے وہ خود ہی نہیں آئی پیارے آقا اس نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ میرے شیر خوار بچے کا دودھ بند کیا گیا۔ بالکل غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔"

پس یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ کسی دوکاندار سے کہا گیا۔ کہ فخر الدین کو دودھ وغیرہ نہ دو۔ ہاں جیسا کہ ہمیں دفتر سے معلوم ہوا ہے۔ یہ ہدایت جاری کی گئی تھی۔ کہ جو چیزیں آسانی سے غیر احمدی یا ہندو دکاندار سے مل سکتی ہوں۔ وہ احمدی دوکاندار نہ دیں لیکن باقی چیزیں ضرور دے دیں۔

اگر میاں فخر الدین کو یہ حلفی بیان تسلیم کرنے میں کوئی عذر ہو تو کیا وہ اس اہتمام کے متعلق اسی طرح مباہلہ کرنے کے لئے طیار ہیں۔ جس طرح اپنے اشتہار میں انہوں نے مباہلہ پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔

سچی توبہ کرنے کی ضرورت

بالآخر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہتے کہ گو تفصیلی حالات حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز عنقریب بیان فرمائیں گے لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اگر میاں فخر الدین اب بھی سچی توبہ کرے اور دل سے اپنے گذشتہ افعال پر پشیمان ہو اور آئندہ کیلئے عہد کرے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف کسی قسم کی معاندانہ حرکات نہیں کرے گا۔ تو اب بھی اس کے لئے معافی کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ لیکن یہ کوئی معافی کی صورت نہیں کہ جس ہدایت کو اختیار کرنے کی انہیں بذریعہ خواب تلقین کی گئی ہو۔ اور جس کے بعد بقول انکے انہیں ثلج قلب حاصل ہو گیا ہو۔ اسی ہدایت کی خلاف ورزی کرنا شروع کر دیں۔

فخر الدین کے متعلق ایک خواب

حافظ سید عبد المجید صاحب آف منصوری مرحوم و مغفور کے میاں فخر الدین سے گہرے تعلقاتِ محبت تھے اور وہ اسے اپنے بیٹوں کی طرح سمجھتے تھے۔ اس کے اخراج از جماعت کے بعد حافظ صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ حافظ صاحب تشریف لائے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ فخر الدین سے کہہ دو کہ وہ تین دن کے اندر اندر توبہ کر لے۔ ورنہ اسپر اللہ تعالےٰ کا عذاب نازل ہوگا۔ یہ خواب دیکھنے کے دوسرے ہی دن انکی اہلیہ صاحبہ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اجازت حاصل کر کے یہ رویا میاں فخر الدین تک پہنچا دی۔

کاش اب بھی وہ ایسا راستہ اختیار کرے۔ جس کے متعلق اسے بذریعہ خواب ہدایت کی گئی ہے۔ اور جسے اس کے ضمیر اور قلب نے درست قرار دیا ہے اور وہ وقتی جوش اور خواہ مخواہ کے اشتعال کی وجہ سے ایسی ٹھوکر نہ کھائے جس کے بعد اس کے لئے سنبھلنا ناممکن ہو جائے ؛

خبریں

شملہ۔ ۲۳ جون حکومت پنجاب کو ۱۲ اکتوبر کو ۵ فیصدی کی شرح پر ۸۶ لاکھ روپے کا قرض ادا کرنا ہے اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب اس قرض کی ادائیگی کے پیش نظر نیا قرض لینے کا اعلان کرے گی تاکہ مارکیٹ کی نرم شرائط سے استفادہ کر سکے۔

امرتسر ۲۳ جون۔ فساد امرتسر کے مجروحین میں سے دو شخص قبل ازیں فوت ہو چکے ہیں۔ آج ایک اور شخص زخموں کی وجہ سے جان بحق ہو گیا۔

برلن۔ ۲۳ جون پولیس نے متعدد یہودی مجالس کے دفاتر پر چھاپہ مارا اور یہودی سکولوں میں داخل ہو کر طلبا اور اساتذہ کو گرفتار کر لیا۔ ان پر خفیہ طور پر ہٹلر کے خلاف پراپیگنڈا کرنے اور جرمنی میں انقلاب برپا کرنے کی سازش کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

پیرس۔ ۲۳ جون۔ موسیو بلم کے مستعفی ہو جانے پر فرانس میں نئی کابینہ بنائی گئی ہے۔ وزیر اعظم مسٹر شوٹیمپ مقرر ہوئے ہیں۔ کابینہ میں بارہ ریڈیکل اور سوشلسٹ وزراء شامل ہیں

لندن ۲۳ جون مسٹر بالڈون سابق وزیر اعظم برطانیہ نے سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم کی دست برداری سے پیدا شدہ عقدہ کو جس حزم و احتیاط سے حل کیا تھا اس کے شکرانہ کے طور پر ایک نامعلوم مخیر نے ۲½ لاکھ پونڈ کی رقم اس غرض کیلئے مسٹر بالڈون کو پیش کی ہے۔ کہ اس کی آمدنی سے ایسے مقاصد حاصل کئے جائیں۔ جن کی بنا پر مستعمرات اور تاج برطانیہ کے تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنایا جا سکے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ۲۶ جون کو شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی